

## فقہ جعفریہ اور اہل سنت کے یہاں غیر مسلم کے جسم کے پاکی و ناپاکی کا حکم تفسیر کنز العرفان کی روشنی میں

### Ruling on the Purity and Impurity of Non-Muslims in the Light of Jaffaria Jurisprudence and Ahl Sunnah

\*داد محمد

\*\*ڈاکٹر صاحبزادہ باز محمد



#### Abstract:

The gist of our article is that all the aforesaid essays are three things. It has been mentioned that Allama's name and lineage, year of birth and place of birth, stages of education, and his teachers and students have been mentioned

After this, the style and features of Tafsir-e-Kanz-ul-Irfan fi Fiqh-ul-Quran compiled by Fazil Miqdad Suyuri are reviewed. The characteristics are numbered. Maktab al-Murtadhawiyah from Tehran 1384 with the research of Respected Professor Murtaza Madrasi has been printed with high quality Zeb printing. Thirdly, this commentary has been written in the style of jurisprudential chapters. There are two cases in the beginning of the sixth that a total of seventeen (17) topics have been discussed in this commentary.

In addition, the verses related to it have been compiled under each heading and then the rulings have been deduced from it. The tenth characteristic is that the commentator, being a Shia, explains the rules in the light of the teachings of the Shia sect. By using the term, it is considered as a formal argument and inferences are derived from it.

After that the original article for the purpose for which the article was written has been reviewed in such a way that the original religion of Jaffaria jurisprudence has been presented with reference to Kanz-ul-Irfan. In support of this, two types of statements have been made regarding Jaffaria jurisprudence. The first is that the polytheist is najis laina. After Jaffaria jurisprudence, the jurists of Ahl-e-Sunnah were mentioned and their sayings were presented.

**Keywords:** Fiqah, Jaffaria, Ahl Sunnah, Muslim, Non Muslim, Purity and Impuriti, Kanz ul Irfan,

تمہید:

آج کل جب دنیائے ایک گلوبل ولج یعنی ایک گاؤں کی شکل اختیار کر لی ہے اس کے جہاں فوائد بہت ہیں وہاں اس نے بہت سارے مسائل بھی جنم دئے کیونکہ ایک زمانے میں مسلم برادری ایک مقام پر رہتے تھے اور غیر مسلم دوسرے علاقے میں

\* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ

\*\* سابقہ چیئر مین، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ

رہتے تھے بلکہ مسلم میں بھی ہر قوم کے الگ الگ علاقے ہوا کرتے تھے جن ان کے شناخت سے پہچانے جاتے تھے اور سب کو معلوم ہوتا تھا کہ یہ مسلم محلہ ہے اور یہ غیر مسلم محلہ مگر دور جدید میں یہ دوریاں اور تفرقے ختم ہو گئے اب روز ایک دوسرے کا ملنا جلنا علاقے میں بھی اور جب ایک دوسرے کے ممالک میں جب جائے تو پھر چارہ کار نہیں ہے۔

اس قرب سے جہاں فائدے ہوئے وہاں اس کے بہت سارے مسائل بھی پیدا ہوئے ہیں ہمارے مسلم معاشرے کے لئے اس قرب نے جہاں اور مسائل جنم دئے وہاں یہ ایک سوال بہت زیادہ ابھرنے لگا کہ ان غیر مسلم کے ساتھ جب کوئی مسلمان تعلقات رکھتا ہے یا ان کے ساتھ کاروبار کرتا ہے یا ان کے ساتھ کھانا پیتا ہے اور خاص کر جب ملنے جلنے میں ہاتھ ملاتا ہے اور اس کے ہاتھ سے تیار کردہ چیزیں مسلمان لے لیتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا ہاتھ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں ہاتھ ناپاک ہو جاتے ہیں؟ اور کیا ہاتھوں کا دھونا ضروری ہے؟ یہ اور ان جیسے دیگر مسائل اور سوالات کے جواب آج کل بہت ہی قابل اہمیت ہیں کیونکہ اس دور جدید میں لوگ اس جیسے مسائل کا بہت پوچھتے رہتے ہیں، ہمارا یہ مختصر سا آرٹیکل غیر مسلم کے جسم کی پاکی اور ناپاکی پر مشتمل ہے مگر ان تمام باتوں کا مدار فقہ جعفریہ کے معتمد فقہ فاضل مقداد بن عبد اللہ سیوری کی تفسیر پر ہیں یہی وجہ ہے کہ اس مضمون کی ابتداء میں فاضل مقداد بن عبد اللہ سیوری اور اس کی تفسیر کا مختصر سا خاکہ پیش کر کے پیش کیا گیا اس کے بعد غیر مسلم کے جسمی پاکی اور ناپاکی کے بارے میں فقہ جعفریہ اور اہل سنت کے مشہور فقہاء کے حوالے سے مفصل گفتگو ہوئی ہے۔

سوانح مفسر کنز العرفان علامہ مقداد عبد اللہ سیوری کا مختصر جائزہ:

مفسر کنز العرفان کے مؤلف کا اسم گرامی مقداد بن عبد اللہ بن محمد بن حسین بن محمد حلی سیوری ہے آپ کا تعلق بنی اسد قبیلہ سے تھا، لقب فاضل مقداد اور فاضل سیوری ہے، علامہ فاضل مقداد کی ولادت باسعادت "سیور" میں ہوئی، "سیور" حله شہر کے ایک گاؤں کا نام ہے اسی لیے آپ "سیوری" سے مشہور ہیں، اصل میں فاضل مقداد کا خاندان عراق کے مشہور شہر نجف سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۔ مقداد فاضل ۸۰ برس کے عمر میں اس دنیا فانی سے ۸۲۶ھ میں وفات پا کر عراق کے مشہور شہر نجف میں مدفون ہوئے، آپ شیعہ مسلک اثنا عشری سے تعلق رکھتے تھے اور فقہی اعتبار سے آپ کا شمار فقہ جعفریہ کے متاخرین بڑے فقہاء میں ہوتا ہے، آپ بیک وقت نہ صرف فقیہ تھے بلکہ تمام علوم کے جامع تھے، عظیم مشائخ میں شمار ہوتے تھے، آپ منقول اور معقول کے جامع تھے ایسے عالم تھے کہ بیک وقت متکلم بھی تھے اور محقق، مدقق اور عظیم فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا تھا جس نے بھی آپ کے بارے میں کچھ کہا انہوں نے آپ کی نیک نامی کا تذکرہ فرمایا۔ ۲

آپ نے دینی علوم اپنے ہی علاقہ "حله" اور "بغداد" میں حاصل کئے مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے آپ نے نجف اشرف کا رخ کیا اور وہاں پر دینی علوم، فقہ، اصول فقہ، معانی، بیان، بدیع اور قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ علم کلام اور منطق میں مہارت حاصل کیا، فاضل مقداد صاحب تصانیف عالم ہے آپ نے اپنی مختصر زندگی میں ایک بہت بڑا علمی ذخیرہ ورثہ میں چھوڑا آپ کی کتابیں تحقیق اور تدقیق کا گنجینہ ہے اور فقہ جعفریہ کے علماء آج بھی آپ کے محققانہ انداز تصنیف پر فخر کرتے ہیں، معجم المؤلفین میں خطیب نے آپ کے کتابوں کی تعداد ۱ لکھی ہے۔ ۳۔ فاضل مقداد نے اپنی حیات کے آخر میں عراق کے مشہور شہر نجف میں ایک مدرسے کی بنیاد رکھی، آج کل اس مدرسے کا شمار نجف کے مشہور اور قدیمی مدارس میں ہوتا ہے یہ مدرسہ آج کل

مدرسہ سلیمیہ کے نام سے مشہور ہے اس کی وجہ شہرت مورخین نے یہ لکھا ہے کہ ۱۲۵۰ھ میں سلیم خان شیرازی نے اس مدرسے کو نئے سرے سے تعمیر کیا۔ ۴

### کنز العرفان فی فقہ القرآن کا تعارف:

کنز العرفان فی فقہ القرآن فاضل مقداد کی فقہی تفسیر ہے جو کہ دو جلدوں میں عربی زبان میں اہل تشیع کی معتدترین فقہی تفاسیر میں شمار ہوتی ہے اس آرٹیکل میں ہمارے تحقیق میں جو نسخہ تفسیر ہے وہ دو جلدوں پر مشتمل مکتبہ المرتضویہ تہران سے ۱۳۸۴ محترم الاستاذ مرتضیٰ مدرسہ سی کے تحقیق کے ساتھ اعلیٰ دیدہ زیب طباعت سے چھپا ہوا ہے، یہ تفسیر فقہی کتابوں اور ابواب کے اسلوب پر لکھی گئی ہے، احکام کی استنباط پر جو تفاسیر لکھی گئی ہیں مثلاً: احکام القرآن از احمد بن علی الجصاص، احکام القرآن از ابن العربی وغیرہ کی روش اور طریقہ یعنی قرآنی سورتوں کی ترتیب سے جو تفاسیر لکھی گئی ہیں یہ تفسیر ان کے انداز و اسلوب کے بجائے فقہی ابواب اور موضوع بندی سے لکھی گئی ہے، اس تفسیر کے ابتداء میں دو مقدمے ہیں ان میں اسے ایک مقدمہ فاضل مقداد کی اپنی لکھی ہوئی ہے جو کہ کچھ اصول مباحث پر مشتمل ہے اور دوسرا مقدمہ محمد باقر نے فاضل مقداد اور کنز العرفان کی خصوصیات اور منہج اسلوب پر لکھا ہے۔

اس تفسیر میں کل سترہ (۱۷) موضوعات زیر بحث لائے گئے ہیں اور چونکہ یہ تفسیر احکام پر مشتمل ہے لہذا ہر عنوان سے متعلق قرآن پاک میں جتنی آیات آئی ہیں ان سب کو یکجا کر دیا گیا ہے اور پھر ہر آیت سے فقہی احکام مستنبط کئے گئے ہیں، کنز العرفان میں جہاں فقہی حکم اختلاف قرآنت پر مشتمل ہوتا ہے وہاں فاضل مقداد ان تمام قراءتوں کا بھی تذکرہ کرتے ہیں جیسا کہ سورۃ المائدہ میں پاؤں کو دھونے اور مسح کے متعلق ایک نمونہ ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۵

مفسر نے ہر موضوع کے عنوان کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کی ہے مفسر نے لغات کی تشریح کے لیے مشہور اہل لغت سے بھی استفادہ کیا ہے، مثلاً: زحشری، جوہری وغیرہ اور اگر کئی اہل لغت میں کسی لفظ میں اختلاف پایا جاتا ہو تو ان کے درمیان تفسیر اور فیصلہ بھی کرتا ہے جیسا کہ ایک مقام پر لفظ "اثاث" کی لغوی تحقیق میں اس کا ایک نمونہ دیکھا جاسکتا ہے۔ ۶

مفسر کا مسلک شیعہ ہونے کی وجہ سے وہ احکام کی وضاحت شیعہ مسلک کی تعلیمات کی روشنی میں کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے مشہور چار فقہی مذاہب کا بھی تذکرہ کرتے ہیں اس نمونہ کنز العرفان کے صفحہ نمبر ۱۴ میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ۷۔ اہل تشیع کے یہاں "اہل بیت" بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے لہذا لفظ ان کے یہاں ایک اصطلاح ہے جو کہ دیگر فقہاء اہل تشیع کی طرح علامہ فاضل مقداد سیوری بھی اسے استعمال کرتا رہتا ہے۔ ۸۔ فاضل مقداد فقہ جعفریہ کے ائمہ فقہاء میں سے ہے اس لئے جس سنی فقہی مسلک کو شیعہ فقہی مسلک کے خلاف پاتا ہے وہ اس کی تردید کرتا ہے، مصنف نے اپنے شیعہ مسلک کی حمایت اور دیگر مسالک کی رد کے لیے دو طریقے اپنائے ہیں:

(۱) مفسر اپنی تفسیر میں اکثر عقلی دلائل پیش کرتے ہیں۔

(ب) مفسر اپنی تفسیر میں اکثر یہ لکھتا ہے کہ یہ اہل بیت کا طریقہ رہا ہے۔ ۹

کنز العرفان علامہ طبرسی کی تفسیر مجمع البیان فی تفسیر القرآن کے اسلوب پر لکھی گئی ہے۔ ۱۰۔ فاضل مقداد سیوری ایک آیت سے کئی احکام مستنبط کئے ہیں، مثلاً سورت المائدہ کی آیت کریمہ کا تفسیر کرتے ہوئے اکتیس ۳۱ مسائل کا استنباط کیا ہے۔ ۱۱۔ غیر مسلم کے جسم کا ناپاک اور نجس ہونے کا حکم:

غیر مسلم کے ساتھ مراسم تعلقات اور خاص کر ہاتھ ملانا وغیرہ ایک فقہی حکم ہے جن فقہاء اور مکتبہ فکر نے ان غیر مسلم کے بارے میں کہا کہ ان سے ہاتھ ملانے کی صورت میں چونکہ وہ نجس ہیں لہذا مسلمان کا ہاتھ بھی نجس ہو جائیگا تو اس صورت میں ان فقہاء کے متبعین کے لئے آج کل کے جدید دور میں غیر مسلم کے ساتھ تعلقات میں بڑے مسائل پیش آرہے ہیں، اس لئے ان کے لئے فقہی لحاظ سے یہ حکم واضح کرنا ضروری ہے، غیر مسلم کے جسم کے پاک یا ناپاک ہونے کے لحاظ سے امت کے فقہاء میں جو احکام رواج پزیر ہیں ان سب کا مدار سورت التوبہ کی یہ آیت کریمہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا"<sup>۱۲</sup>

"اے ایمان والو! مشرک لوگ تو سراپا ناپاکی ہیں، لہذا وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب بھی نہ آنے پائیں"

اس آیت کریمہ کا تقاضا تو بظاہر یہ ہے کہ مشرک چونکہ نجس لعینہ ہے لہذا جب یہ مسجد نہیں جاسکتا تو اس سے اگر ہاتھ لگ جائے تو ہاتھ بھی ناپاک ہوگا، علامہ فاضل مقداد بن عبد اللہ اپنی تفسیر کنز العرفان میں مرقوم ہے کہ:

"إِنَّمَا لِلْحَصْرِ مَعْنَاهُ لَا نَجَسَ مِنَ الْإِنْسَانِ غَيْرِ الْمُشْرِكِينَ"<sup>۱۳</sup>

"یہاں پر لفظ "انما" حصر کے لئے ہے اس کا معنی یہ ہے کہ انسانوں میں مشرکین کے علاوہ کوئی بھی نجس نہیں ہے"

کنز العرفان کے اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر اور مشرک نجس اور ناپاک ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم دیا ہے کہ ان کو مسجد حرام کے قریب بھی مت جانے دینا جیسا کہ کنز العرفان میں فاضل مقداد اس آیت کے تحت رقمطراز ہے:

"المراد أمر المؤمنين أن لا يمكّنوهم منه ولذلك صدر الآية بيا أيها الذين آمنوا والنهي عن

الاقتراب للمبالغة أو للمنع من دخول الحرم"<sup>۱۴</sup>

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم دیا ہے کہ کسی غیر مسلم کو قدرت مت دو کہ وہ حرم میں داخل ہو سکے اسی وجہ سے تو آیت کریمہ کو بھی مؤمنین کے خطاب سے اس طرح شروع فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَرِيبَ جَانِئِهِمْ يَأْتُوا مَبَالِغَهُمْ لَعْنَةُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي آيَاتِ الْقُرْآنِ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ اللَّهِ إِنَّكَ أَنتَ الْبَصِيرُ" اس آیت کے تحت فرمایا: "مؤمنین کو حکم دیا ہے کہ کسی غیر مسلم کو قدرت مت دو کہ وہ حرم میں داخل ہو سکے اسی وجہ سے تو آیت کریمہ کو بھی مؤمنین کے خطاب سے اس طرح شروع فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَرِيبَ جَانِئِهِمْ يَأْتُوا مَبَالِغَهُمْ لَعْنَةُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي آيَاتِ الْقُرْآنِ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ اللَّهِ إِنَّكَ أَنتَ الْبَصِيرُ" اس آیت کے تحت فرمایا: "مؤمنین کو حکم دیا ہے کہ کسی غیر مسلم کو قدرت مت دو کہ وہ حرم میں داخل ہو سکے اسی وجہ سے تو آیت کریمہ کو بھی مؤمنین کے خطاب سے اس طرح شروع فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَرِيبَ جَانِئِهِمْ يَأْتُوا مَبَالِغَهُمْ لَعْنَةُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي آيَاتِ الْقُرْآنِ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ اللَّهِ إِنَّكَ أَنتَ الْبَصِيرُ"

اور آیت کریمہ میں مسجد حرام کے قریب جانے سے منع کا مطلب کلام میں مبالغہ پیدا کرنا ہے کہ اندر جانا تو درکنار قریب بھی مت جاؤ فقہ جعفریہ میں کافر مشرک ہو یا غیر مشرک سب کے سب نجس لعینہ ہیں فاضل مقداد فقہ جعفریہ کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"إِنَّ الْمُشْرِكِينَ أَنْجَاسَ نَجَاسَةٍ عَيْنِيَّةٍ لَا حَكْمِيَّةَ وَهُوَ مَذْهَبُ أَصْحَابِنَا وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ أَعْيَانَهُمْ نَجَسَةٌ كَالْكَلَابِ وَالْحَنَازِيرِ وَقَالَ الْحَسَنُ: مَنْ صَافَحَ مُشْرِكًا تَوَضَّأَ وَالْوَضُوءُ قَدْ يَطْلُقُ عَلَى غَسْلِ الْيَدِ--- لَافْرَقَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ بَاقِي الْكُفَّارِ عِنْدَنَا فِي جَمِيعِ مَا تَقَدَّمَ لِلْإِجْمَاعِ الْمَرْكَبِ فَإِنَّ كُلَّ مَنْ قَالَ بِنَجَاسَتِهِمْ عَيْنًا قَالَ بِنَجَاسَةِ كُلِّ كَافِرٍ"<sup>۱۵</sup>

"مشرکین کی نجاست عینیہ ہے حکمیہ نہیں ہے یہی ہمارے امامیہ کا مذہب ہے۔ یہی بات ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی فرمائی ہے فرمایا کہ ان کا عین نجس ہیں جیسا کہ ایک کتا اور خنزیر ہوتا ہے، حسن بصری رحمہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جس نے مشرک سے مصافحہ کیا اسے چاہیے کہ وضو کرے یعنی ہاتھ دھو لے کیونکہ وضو صرف ہاتھ دھونے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔۔۔ ہمارے امامیہ کے نزدیک مشرکین اور دیگر کفار کے درمیان تمام چیزوں میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ اس پر اجماع مرکب ہے۔ کیونکہ جس نے بھی ان کے نجاست عینی کا قول اختیار کیا ہے انہوں نے یہ حکم مشرک تک محدود نہیں کیا بلکہ تمام کفار کو نجس عین کہا ہے"

کنز العرفان کی اس عبارت میں دو چیزوں کا ذکر ہے پہلا یہ مشرک نجس لعینہ ہے لہذا مسجد حرام کے قریب نہ جائے، دوسرا یہ کہ دیگر کفار بھی مشرکین کی طرح نجس لعینہ ہیں یہ دونوں احکام انہوں نے اپنے امامیہ کی طرف منسوب کئے ہیں یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے اس حکم کا کچھ پیش منظر بیان کیا جائے تاکہ اصل حکم سمجھنے میں آسانی ہو۔

یہ آیت سنہ ۹ ہجری میں نازل ہوئی اسی سال آنحضرت ﷺ نے حضرت علی (رض) کو حضرت ابو بکر صدیق (رض) کے ساتھ بھیجا اور حکم دیا کہ مجمع حج میں اعلان کر دو کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور کوئی ننگا شخص بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اس شرعی حکم کو اللہ تعالیٰ قادر و قیوم نے یوں ہی پورا کیا کہ نہ وہاں مشرکوں کو داخلہ نصیب ہوا نہ کسی نے اس کے بعد عربی کی حالت میں اللہ کے گھر کا طواف کیا۔ ۱۶۔ فرمان رسول اکرم ﷺ ہے کہ ہماری اس مسجد میں اس کے بعد سوائے معاہدہ والے اور تمہارے غلاموں کے اور کوئی کافر نہ آئے۔ ۱۷۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمان جاری کر دیا تھا کہ یہود و نصرانی کو مسلمانوں کی مسجدوں میں نہ آنے دو ان کا یہ اتناعی حکم اسی آیت کے تحت تھا، اس پس منظر کو دیکھتے ہوئے یہ آیت مشرکوں کی نجاست پر بھی دلیل واثق ہے، صحیح حدیث میں ہے کہ:

"المؤمن لا ینجس"<sup>۱۸</sup>

"مؤمن نجس نہیں ہوتا"

اس حدیث کا تقاضا ہے کہ کافر نجس ہے مگر نجاست میں کوئی نجاست امامیہ کی وکالت میں تو علامہ فاضل مقداد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نجاست لعینہ ہے اس کے علاوہ جو روایات ان کے نجس ہونے پر دلالت کرتی ہیں فقہ جعفریہ میں ان کا ایک نمونہ سعید الاعرج کی روایت صحیحہ ہے:

"سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ سُورِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ، فَقَالَ: لَا"<sup>19</sup>

"میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: یہودی اور عیسائی کے جھوٹے سے (استفادہ کیا جاسکتا ہے)؟ فرمایا: نہیں"

مگر محمد حسن زامانی، طہارت و نجاست اہل کتاب و مشرکان در فقہ اسلامی میں لکھتے ہیں کہ یہ حکم شرعی ہے یعنی حکمی نجاست ہے لعینہ نہیں جنہوں نے لعینہ لکھا ہے اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ اس میں اختلاف ہے:

"اس آیت میں "نجس" کا لفظ حکم شرعی کی طرف اشارہ کرتا ہے یا مشرکین کی باطنی پلیدی کی طرف، اس میں اختلاف نظر پایا جاتا ہے"<sup>20</sup>

اس کے علاوہ جو روایات ان کے پاک ہونے پر دلالت کرتی ہیں ان کا ایک نمونہ عیص بن قاسم کی روایت صحیحہ ہے:

"سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْيَهُودِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ، وَالْمَجُوسِيِّ، فَقَالَ: إِذَا كَانَ مِنْ طَعَامِكَ وَ تَوَضَّأَ فَلَا بَأْسَ"<sup>21</sup>

"میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہودی، عیسائی اور مجوسی کے ساتھ کھانا کھانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اگر کھانا تمہارا ہو اور وہ اپنے ہاتھوں کو دھولے تو کوئی حرج نہیں۔"

ان روایات کے اندر تطبیق دیتے ہوئے آیت اللہ شیخ باقر ابنی تالیف "دروس تمہیدیۃ فی الفقہ الاستدلالی" میں لکھتے ہیں

کہ:

"بہتر ہے یہ کہا جائے کہ نجس ہونے پر دلالت کرنے والی روایات ان کفار کے ذاتاً نجس ہونے پر دلالت نہیں کرتی بلکہ کسی نجس چیز کے ساتھ متصل ہونے کی وجہ سے ان کی عارضی نجاست پر دلالت کرتی ہے۔ گویا روایات یہ کہنا چاہتی ہیں کہ قاعدہ "اصالہ طہارت" صرف مسلمان پر جاری ہو گا نہ کہ اہل کتاب پر اسی لئے دوسری روایت کہہ رہی ہے کہ اگر کھانا آپ کا ہو اور وہ کافر اپنے ہاتھوں کو دھولے تو اس کے ساتھ کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ علاوہ برائے یہ احتمال بھی ہے کہ شاید آیت مجیدہ میں نجس سے مراد معنوی نجاست ہونہ کہ وہ نجاست جس میں ہم بحث کر رہے ہیں"<sup>22</sup>

تطبیق تو ہوگی مگر فقہ جعفریہ میں فتویٰ اس قول پر نہیں ہے بلکہ مفتی بہ قول یہ ہے کہ کوئی بھی کافر خواہ وہ کسی قسم کا ہو نجس لعینہ ہے جیسا کہ اس بحث کے خاتمے پر آیت اللہ شیخ باقر فرماتے ہیں کہ:

"یہ ساری باتیں فقہی اور اصولی استدلال کا تقاضا ہیں لیکن مشہور فتویٰ کے راستے سے نہیں ہٹنا چاہئے" ۲۳

جبکہ اہلسنت کے یہاں کافر نجس لعینہ نہیں ہے جیسا کہ ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اس آیت کریمہ کے تحت لکھا ہے کہ جمہور کا قول یہ ہے کہ مشرک نجس لعینہ نہیں ہے، حافظ صاحب کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"فَالْجُمُوهُورُ عَلَيَّ أَنَّهُ لَيْسَ بِنَجْسِ الْبَدَنِ وَالذَّاتِ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَحَلَّ طَعَامَ أَهْلِ الْكِتَابِ،  
وَدَهَبَ بَعْضُ الظَّاهِرِيَّةِ إِلَى نَجَاسَةِ أَيْدِيهِمْ" ۲۴

"جمہور کا قول تو یہ ہے کہ نجس نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا ذبیحہ حلال کیا ہے۔ بعض ظاہریہ کہتے ہیں کہ مشرکوں کے بدن بھی ناپاک ہی"

معروف مفسر امام جریر طبری رحمہ اللہ علیہ نے اسے نجاست حکمیہ قرار دیا ہے جیسا کہ بے وضو اور غسل جنابت والی نجاست ہے چنانچہ جامع البیان میں فرماتے ہیں کہ:

"قولہ: (إنما المشركون نجس) لا أعلم فتادة إلا قال: "النجس" الجنابة" ۲۵

"فتادہ کے بارے میں مجھے اس سے زیادہ کوئی علم نہیں ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ اس سے نجاست جنابت مراد ہے"

جہاں تک بات ہے نجاست عینہ کا تو ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ نے اسے ظاہریہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"وَدَهَبَ بَعْضُ الظَّاهِرِيَّةِ إِلَى نَجَاسَةِ أَيْدِيهِمْ، وَقَالَ اشَّعْثُ عَنِ الْحُسَيْنِ مَنْ صَافَحَهُمْ  
فَلَيْتَوَصَّأً" ۲۶

"بعض ظاہریہ کا خیال ہے کہ اس سے مراد نجاست بدن (یعنی نجاست لعینہ) ہے اشعث بن حسن فرماتے ہیں کہ جو مشرک سے ہاتھ ملائے تو وضو کرے"

حافظ عماد الدین ابن کثیر کے اس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ مشرکین کے نجس ہونے سے مراد یہ کہ وہ اپنے عقائد اور باطل نظریات کی وجہ سے ناپاک ہیں نہ کہ نجاست عینی کی وجہ سے نجس ہیں۔

یہ مذاہب تو امامیہ اور جمہور کے تھے جبکہ فاضل مقداد رحمہ اللہ علیہ نے اس کے علاوہ دیگر مذاہب کا بھی تذکرہ بیان کیا ہے، مگر اس سے پہلے یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ قرآن کریم نے مشرکین کو نجس کس اعتبار سے قرار دیا ہے، اگر ظاہری نجاست یا معنوی جنابت والے شخص یا حیض و نفاس والی عورت کا داخلہ کسی مسجد میں جائز نہیں، اور اگر اس میں نجاست سے مراد کفر و شرک کی باطنی نجاست ہے تو ممکن ہے کہ اس کا حکم ظاہری نجاست سے مختلف ہو۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ فقہائے مدینہ امام مالک وغیرہ رحمہم اللہ نے فرمایا کہ مشرکین ہر معنی کے اعتبار سے نجس ہیں، ظاہری نجاست سے بھی عموماً اجتناب نہیں کرتے اور جنابت وغیرہ کے بعد غسل کا بھی اہتمام نہیں کرتے، اور کفر و شرک کی باطنی نجاست تو ان میں ہے ہی، اس لئے یہ حکم تمام مشرکین اور تمام مساجد کے لئے عام ہے، اور اس کی دلیل میں حضرت عمر بن عبد العزیز کا یہ فرمان پیش کیا جس میں انہوں نے امراء بلاد کو ہدایت کی تھی کہ کفار کو مساجد میں داخل نہ ہونے دیں۔ ۲۷۔ نیز یہ کہ حدیث میں رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے:

"فِي أَيِّ لَأَحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنْبٍ" ۲۸

"یعنی مسجد میں داخل ہونا کسی حائضہ عورت یا جنبی شخص کیلئے میں حلال نہیں سمجھتا"

اور مشرکین و کفار عموماً حالت جنابت میں غسل کا اہتمام نہیں کرتے، اس لئے ان کا داخلہ مساجد میں ممنوع ہے، جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ:

"وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْآيَةُ عَامَّةٌ فِي سَائِرِ الْمُشْرِكِينَ، خَاصَّةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَلَا

يُخْتَلَعُونَ مِنْ دُخُولِ عَيْبِهِ، فَأَبَاحَ دُخُولَ الْبُهْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فِي سَائِرِ الْمَسَاجِدِ" ۲۹

"امام شافعی نے فرمایا کہ یہ حکم مشرکین اور کفار اہل کتاب سب کے لئے عام ہے، مگر مسجد حرام کے لئے مخصوص ہے دوسری مساجد میں ان کا داخلہ ممنوع نہیں"

اور دلیل میں ثمامہ ابن آخال کا واقعہ پیش کرتے ہیں کہ مسلمان ہونے سے پہلے جب یہ گرفتار ہوئے تو آپ ﷺ نے اسے مسجد نبوی میں باندھ لیا تھا:

"فَعَدَّ رِبَطَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَامَةَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُشْرِكٌ" ۳۰

"رسول اللہ ﷺ نے ان کو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا تھا"

امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک آیت میں جس نجاست کا تذکرہ ہوا ہے وہ نجاست اعتقادی اور حکمی ہے نہ کہ حقیقی اور عینی اور مشرکین کو مسجد حرام کے قریب جانے سے منع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ سال سے ان کو مشرکانہ طرز پر حج و عمرہ کرنے کی اجازت نہ ہوگی، اور دلیل یہ ہے کہ جس وقت موسم حج میں حضرت علی مرتضیٰ کے ذریعہ اعلان براءت کر دیا گیا تو اس میں اعلان اسی کا تھا کہ:

"أَنْ لَا يَحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ" ۳۱

جس میں ظاہر کر دیا گیا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کر سکے گا، اس لئے اس آیت میں:

"فَلَا يَهْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ" ۳۲

"لہذا وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب بھی نہ آنے پائیں"

حدیث کے پیش نظر اس آیت کے معنی بھی اس اعلان کے مطابق یہی ہیں کہ ان کو حج و عمرہ کی ممانعت کر دی گئی، اور کسی ضرورت سے باجائز امیر المؤمنین داخل ہو سکتے ہیں، وفد ثقیف کا واقعہ اس کا شاہد ہے کہ فتح مکہ کے بعد جب ان کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کو مسجد میں ٹھہرایا حالانکہ یہ لوگ اس وقت کافر تھے، صحابہ کرام نے عرض بھی کیا یا رسول اللہ یہ نجس قوم ہے، تو آپ نے فرمایا کہ مسجد کی زمین پر ان لوگوں کی نجاست کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔

اس روایت نے یہ بات بھی واضح کر دی کہ قرآن کریم میں مشرکین کو نجس کہنے سے ان کی نجاست کفر و شرک مراد ہے، جیسا کہ امام اعظم ابو حنیفہ کا مسلک ہے اسی طرح حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"فَلَا يَغْرُبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَبْدًا وَاَوْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الذَّمَّةِ ۳۳"

"مشرکین اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ جائیں مگر یہ کہ کوئی غلام ہو یا کوئی شخص ذمی ہو"

یہ حدیث بھی اسی کی شاہد ہے کہ نجاست ظاہری کو سبب قرار دے کر مشرکین کو مسجد حرام سے نہیں روکا گیا اور نہ اس میں غلام اور جاریہ کی کوئی تخصیص نہ تھی، بلکہ بنیاد اصل کفر و شرک اور ان کے غلبہ کا خطرہ ہے، غلام و کنیز میں یہ خطرہ نہیں، ان کو اجازت دے دی گئی، اس کے علاوہ ظاہری نجاست کے اعتبار سے تو مسلمان بھی اس میں داخل ہیں کہ نجاست یا حادث اکبر کی حالت میں ان کے لئے بھی مسجد حرام داخلہ ممنوع ہے۔

اس بحث کا چھوڑ یہ ہے کہ آیت مذکورہ میں کلمہ اِنَّمَا لَیَاغِبَا ہے جو حصر کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے اِنَّمَا الْمَشْرِكُونَ نجس کے معنی یہ ہو گئے کہ مشرکین نری نجاست ہی ہیں، اور صحیح بات یہ ہے کہ عام طور پر مشرکین میں تینوں قسم کی نجاستیں ہوتی ہیں، کیونکہ بہت سی ظاہری ناپاک چیزوں کو وہ ناپاک نہیں سمجھتے اس لئے ان ظاہری نجاستوں سے بھی نہیں بچتے جیسے شراب اور اس سے بنی ہوئی چیزیں، اور معنوی نجاست سے غسل جنابت وغیرہ کے تو وہ معتقد ہی نہیں، اسی طرح عقائد فاسدہ اور اخلاق رذیلہ کو بھی وہ کچھ نہیں سمجھتے، کفار و مشرکین تو کیا کوئی مسلمان بھی ظاہری نجاست یا حالت جنابت میں کسی مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا، اور عام کفار و مشرکین ہوں یا اہل کتاب وہ بھی عموماً ان نجاست سے پاک نہیں ہوتے، اس لئے بلا ضرورت شدیدہ ان کا داخلہ بھی کسی مسجد میں جائز نہیں۔

دوسرا حکم یہ کہ نجس اور نجاست کسی مشرک کے ساتھ خاص نہیں ہے تمام غیر مسلم اس میں شامل ہیں خواہ وہ مشرک ہو یا دیگر غیر مسلم اور یہی تحقیقی قول ہے جیسا کہ امام عبد الرحمن جزری رحمہ اللہ علیہ نے الفقہ علی المذہب الاربعہ میں اس کو یوں بیان فرمایا ہے:

"فقہ میں جس کافر کی نجاست کی بات ہی اس سے مراد غیر مسلمان ہیں۔ شیعہ فقہاء سات گروہ کو کافر اور نجس (البتہ بعض موارد میں اختلاف کے ساتھ) سمجھتے ہیں: ۱۔ خدا کا منکر ۲۔ مشرکین (یعنی وہ لوگ جو خدا کیلئے کسی کو شریک قرار دیتے ہیں)۔ ۳۔ ضروریات دین کو جانتے ہوئے ان میں سے کسی ایک کا جان بوجھ کر انکار

کرنے والا۔ ۴۔ وہ لوگ جو حضرت محمدؐ کی نبوت کو قبول نہ کرتے ہوں۔ ۵۔ وہ لوگ جو ائمہ معصومینؑ کو گالی گلوچ کرتے ہوں یا ان سے دشمنی رکھتے ہوں؛ جیسے خارجی اور ناصبی۔ ۶۔ غالی (یعنی وہ لوگ جو ائمہ میں سے کسی ایک کو خدا قرار دے خدا کا ان میں حلول کرنے کا عقیدہ رکھے۔ ۷۔ تحریف شدہ آسمانی ادیان کے ماننے والے جیسے یہودی اور عیسائی) (البیتہ اس بارے میں اختلاف نظر پایا جاتا ہے) ۳۴

امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے کہ یہ کسی مشرک اور بت پرست کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ تمام غیر مسلم اس حکم میں شام ہیں:

"وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْآيَةُ عَامَّةٌ فِي سَائِرِ الْمُشْرِكِينَ" ۳۵

امام شافعی نے فرمایا کہ یہ حکم مشرکین اور کفار اہل کتاب سب کے لئے عام ہے"

علامہ آلوسی بغدادی رحمہ اللہ علیہ روح المعانی میں لکھتے ہیں کہ:

"ولا فرق بين عبدة الأصنام وغيرهم من أصناف الكفار في ذلك" ۳۶

"اس حوالے سے مشرک اور دیگر کفار میں کوئی فرق نہیں ہے"

یعنی مشرک ہو یا اس کے علاوہ دیگر غیر مسلم سب کے سب اس حکم میں برابر کے شریک ہیں اور یہی عقل سلیم کا بھی تقاضا ہے کہ جب نجاست باطنی اور عقیدہ کی ہے تو ان سب میں برابر ہونا چاہیے۔

خلاصہ کلام یہ کہ مذکورہ مضمون کا مدار تین چیزیں ہیں مفسر کنز العرفان کی زندگی کی روداد اس کے تفسیر کی اجمالی خاکہ اور اس کے بعد غیر مسلم کے جسم کے پاک اور ناپاک ہونے پر گفتگو کی گئی ہے سب سے پہلے ایک مختصر سا تمہید ہے اس کے بعد فاضل مقداد سیوری کی سوانح حیات کو مختصر انداز میں یوں جمع کیا گیا ہے کہ علامہ کا نام و نسب، سن پیدائش اور جائے پیدائش تعلیم کے مراحل، اور آپ کے اساتذہ کرام اور شاگردوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ فاضل مقداد سیوری کی تالیفات پر مختصر سا تبصرہ کرنے کے بعد آپ کی جائے وفات اور تاریخ وفات کی تعیین بھی کر دی گئی ہے۔

اس کے بعد فاضل مقداد سیوری کی تالیف کردہ تفسیر کنز العرفان فی فقہ القرآن کے اسلوب اور خصوصیات کا جائزہ لیا گیا ہے، خصوصیات کو نمبر وار بیان کئے گئے ہیں پہلی خصوصیت یہ کہ تفسیر کنز العرفان اہل تشیع کی معتمد ترین فقہی تفاسیر میں شمار ہو تی ہے، دوسری یہ کہ ہمارے تحقیق میں جو نسخہ تفسیر ہے وہ دو جلدوں پر مشتمل مکتبہ المر تضحویہ تہران سے ۱۳۸۲ محترم الاستاذ مرقی مدرس کے تحقیق کے ساتھ اعلیٰ دیدہ زیب طباعت سے چھپا ہوا ہے، تیسری یہ کہ یہ تفسیر فقہی ابواب کے اسلوب پر لکھی گئی ہے، چوتھی یہ کہ احکام کی استنباط پر جو تفاسیر لکھی گئی ہیں اس تفسیر کا انداز ان سے مختلف ہے، پانچویں یہ کہ اس کتاب کے ابتداء میں دو مقدمے ہیں چھٹی یہ کہ اس تفسیر میں کل سترہ (۱۷) موضوعات کو زیر بحث لائے گئے ہیں، ساتویں یہ کہ ہر عنوان کے تحت اس سے متعلقہ آیات کو جمع کر دیا گیا ہے پھر اس سے احکام کا استنباط کیا گیا ہے، آٹھواں یہ کہ کنز العرفان میں جہاں فقہی حکم اختلاف قرآنی

پر مشتمل ہوتا ہے وہاں فاضل مقداد ان تمام قراءتوں کا بھی تذکرہ کرتے ہیں، نواں یہ کہ مفسر لغات کی تشریح کے لیے مشہور اہل لغت سے استفادہ کرتے ہیں، دسویں خصوصیت یہ کہ مفسر کا مسلک شیعہ ہونے کی وجہ سے وہ احکام کی وضاحت شیعہ مسلک کی تعلیمات کی روشنی میں کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے مشہور چار فقہی مذاہب کا بھی تذکرہ کرتے ہیں گیارہویں خصوصیت یہ کہ اہل بیت کی اصطلاح استعمال کر کے اس کو باقاعدہ دلیل مانتے ہیں اور اس سے احکام کا استنباط کرتے ہیں اور تفسیر کنز العرفان طبرسی کی تفسیر مجمع البیان کے اسلوب کا ایک تفسیری نمونہ ہے۔

اس کے بعد اصلی مضمون جس مقصد کے لئے آرٹیکل لکھا گیا تھا اس کا جائزہ لیا گیا ہے وہ اس طرح کہ کنز العرفان کے حوالے سے فقہ جعفریہ کا اصل مذہب پیش کیا گیا کہ کافر نجس لعینہ ہے لہذا اسے چھونے اور ہاتھ لگانے سے ہاتھ ناپاک ہو جائینگے اور مومنوں کو حکم ہے کہ اسے مسجد حرام اور دیگر مساجد میں داخل ہونے کی اجازت دہ دی جائے اس کی تائید میں فقہ جعفریہ کے حوالے سے دو قسم کے اقوال پیش کئے گئے پہلا یہ کہ مشرک نجس لعینہ ہے دوسرا یہ کہ اس نجاست سے نجاست اعتقاد یہ مراد ہے پھر ان کے درمیان تطبیق کا بیان ہو اور ساتھ ساتھ فقہ جعفریہ کا مفتی بہ قول کا بھی تذکرہ ہوا کہ مفتی اس پر ہے کہ کافر نجس لعینہ ہے۔

فقہ جعفریہ کے بعد اہل سنت کے فقہاء کا تذکرہ ہوا اور ان کے اقوال پیش کئے گئے اہل سنت کا متفقہ فیصلہ یہی ہے کہ کافر نجس تو ہے مگر نجاست حکمیہ اعتقاد یہ ہے نہ کہ نجاست حقیقی اور لعینہ ہے اس حوالے سے اہل سنت کے فقہاء کرام کے مشہور فقہاء اور مفسرین کے اقوال پیش کئے گئے۔

## References

- 1 Tehrani:Alama,Aaqa Buzarg,Dar ul Azwa a,2005,Vol:1,page:513
- 2 Suyuri:Fazil Miqdad Bin Abdullah, Muqadima Kanz ul Irfan Fi Fiqh ul Quran,Tehran: Maktabah Al Murtadhawiyah,1384,Vol:1,Page:4
- 3 Khateeb, Mujam Ul Mulefeen Mufaseroon,Publishir: Murtazawi, Page:95
- 4 <https://ur.Wikishia.net>
- 5 Suyuri:Fazil Miqdad Bin Abdullah, Kanz ul Irfan Fi Fiqh ul Quran,Vol:1,page:12
- 6 Aezan,Vol:1,Page:79
- 7 Aezan,Vol:1,Page:14
- 8 Aezan,Vol:1,Page:46
- 9 Hariri: Ghulam Muhammad Prof. Tarikh Tafsir Wa Mufasirin, Faisal Aabad: Malak And Sanz, 2000, Page:619
- 10 Suyuri:Fazil Miqdad Bin Abdullah, Kanz ul Irfan Fi Fiqh ul Quran,Vol:1,page:15
- 11 Aezan,Vol:1,Page:30

- 12 Sura Al Tubah,9:27
- 13 Suyuri:Fazil Miqdad Bin Abdullah, Kanz ul Irfan Fi Fiqh ul Quran,Vol:1,page:45
- 14 Aezan
- 15 Aezan
- 16 Ibn Kasir: Abul fida Ismail Bin Umar, Tafsir Ul Quran ul Azim, Berot: DarUlKutoobAlElmia,1419,Vol:3,Page:8
- 17 Suyuti: Jalaluddin,Al Dur Al Mansoor,Berot:Vol:3,Page:226
- 18 Bukhari: Muhammad Bin Ismail(1938) Al Jami Al Sahih,Kitab Ul Ghosal, Bab Araq Ul Junbe, Wa Ana Al Muslim La Yonajiso,Berot:Dar Ul Tooq Al Najat,Hadit:283,Vol:1,Page:65
- 19 Kashani: Muhammad Musin, Al Wafi, Esfahan: Maktabah Amirul Ul Muminin Ali,Vol:20,Page:654
- 20 Zamani: Muhammad Hasan, Taharat Wa Najasat Ahl Kitab Wa Mushrikan Dar Fiqh Islami, Qom:Advertising Office Islami Hoza Elmiya 1378,Page:354
- 21 Najafi: Muhsin Ali, Balagh ul Quran, Lah,re:Misbah Ul Quran Trust,2005,Page:143
- 22 Erwani: Aayatullah Shaikh Baqir, Doroos Tamhidiya Filughat Al Istidlali,Qom: Maktaba Zawi U Qurba,1999Vol:1,Page:55
- 23 Aezan
- 24 Ibn Kasir: Abul fida Ismail Bin Umar, Tafsir Ul Quran ul Azim,Vol:4,Page 116
- 25 Tibri: Muhammad Bin Jarir Al Tibri,"Jami Ul Bayan An Taweel Ay Al Quran,Darul Hijrah,Print:1,1422,Vol:14,Page:191
- 26 Ibn Kasir: Abul fida Ismail Bin Umar, Tafsir Ul Quran ul Azim,Vol:4,Page 116
- 27 Qurtobi: Abu Abdullah Muhammad bin Ahmed, Al Jami Li Ahkam ul Quran, Tafsir Al Qurtobi, Qahira: Dar Ul Kotub Al Misriyah,Print:2,1384,Vol:1,Page:105
- 28 Sajistani: Abu Dawood Sulaiman Bin Ashas, Al Sunan, Kitab Al Taharat, Bab Ul Junobi Yad Kholo Ul Masjid,Berot:Dar Ul Risalah,2009,Hadith:232,Vol:1,Page:167
- 29 Qurtobi: Abu Abdullah Muhammad bin Ahmed, Al Jami Li Ahkam ul Quran, Tafsir A IQurtobi ,Vol:8,Page:105

- 30 Shafa e : Muhammad Bin Idrees, "Ahkam Ul Quran",Qahira:Maktaba al Hali,print:2,1414,Vol:4,Page;34
- 31 Bukhari: Muhammad Bin Ismail(1938) Al Jami Al Sahih,Kitab Ul Tafsir bab  
Hadith:4657:Vol:6,Page:65  
إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدُوا مِنَّا
- 32 Sura Al Tubah,9:28
- 33 Suyuti: Jalaluddin,Al Dur Al Mansoor,Vol:3,Page:226
- 34 Al Jaziri:Abdul Rehman Bin Muhammad,Al Fiqhu Ala Al Mazahib Al Arbiah, Berot: Darul Kotub Al aalamiah, Print:2,1424,2003,Vol:1,Page:73
- 35 Qurtobi: Abu Abdullah Muhammad bin Ahmed, Al Jami Li Ahkam ul Quran,  
TafsirAlQurtobi,Vol:8,Page:105
- 36 Alosi:Mehmood,Tafsir Rohul Maani,Berot:Darul Kotub Al Aalamiah, 1415,Vol:5,Page:269